سپاس نامہ

(ادارہ)

۸ اگست ۱۹۹۶ء کو راولپنڈی میں عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی خدمت میں جو سپاس نامہ پیش کیا گیا وہ نذر قارئین ہے (ادرہ)

آبروئے ملت قائد جمعیت ضیف مکرم حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

آج جمعیت علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کی جانب سے علماء کنونشن میں آپ کی شمولیت جمعیت علماء اسلام علماء و مشائخ تمام حاضرین بالخصوص جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں اور مخلصین کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز اور شرف و افتخار ہے کہ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیتوں اور کثیر مشاغل کے باوجود ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور کنونشن میں قدم رنجہ فرما کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔

گر قدم رنجہ کنی جانب کا شانہ ما
رشک فردوس شود از قدمت خانہ ما

قائد محترم

ملک بھر کے علماء جمعیت علماء اسلام کے کارکن اور تمام حاضرین مجلس اس بات پر مطمئن اور اپنے پروردگار کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے آپ جیسی علمی و دینی اور جرات مندانہ قیادت کی صورت میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی شیخ العرب و العجم مولانا حسین احمد مدنی شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ' قائد ملت مولانا مفتی محمود ' شیخ التفسیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی ' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے مشن کے تحفظ و بقا اور اس کے تسلسل کو باقی اور جاری رکھا ہے۔

اے سالار قافلہ حق جمعیت علماء اسلام کے باشعور کارکن اور ملک بھر کے دینی درد رکھنے والے مسلمان ملک میں نفاذ شریعت اور اسلامی اقدار کے فروغ میں آپ کی مخلصانہ مساعیٰ سے بخوبی واقف ہیں۔ شخصیت پرستی ' گروہی تعصب ' جتھہ بندی اور مفاد پرستی کی سیاست سے انہیں نفرت ہے۔ اصول پسندی صحیح پالیسی سے انہیں محبت ہے یہی وجہ ہے کہ آج جمعیت علماء اسلام کے کارکن ذاتی

مفادات ، حکومتی عنایات نام و نمود اور سرکاری حلقوں سے بھرپور استفادہ کے سنہری مواقع کے باوجود آپ کی ذات صفات اور جمیعت علماء اسلام کی قلندرانہ قیادت سے وابستہ ہیں۔

اے آبروئے ملت سب جانتے ہیں کہ مارشل لاء دور کی مجلس شوریٰ میں حدود زکواۃ قصاص ودیت اور مرزائیت کی بیخ کنی سے متعلق مسودات تیار کروانے ار حدود آرڈیننس زکواۃ آرڈیننس امتناع

قادیانیت آرڈیننس اور قصاص ودیت آرڈیننس کی راہ ہموار کرنے اور اس کے نامزد کرانے میں آپ کی پالیسی واضح اور آپ کا بنیادی کردار رہا اور یہ بھی کسی سے مخفی نہیں کہ آپ نے حضرت مولانا مفتی محمود کی وفات کے بعد لا دینی جماعتوں کے اتحاد ایم آر ڈی میں شمولیت کو یکسر ٹھکرا کر علماء حق کے موقف کی لاج رکھی۔ یہی روایت اور اسی پالیسی پر الحمد للہ آج تک قائم ہے اور یہ بھی سب پر عیاں ہے کہ ایم آر ڈی میں شامل ہو کر پی پی کے مردہ گھوڑے کی لاش میں روح پھونکنے کے جرم میں آپ شریک نہ ہوئے۔

اے وکیل شریعت یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ ایوان بالا سینٹ میں حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اور آپ نے شریعت بل پیش کر کے برصغیر کی پارلیمانی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کرنے والے کارکنوں کے لئے ایک نمونہ عمل قائم کیا تمام دینی جماعتوں کے اتحاد پر مشتمل بل کی تحریک کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لئے متحدہ شریعت محاذ قائم کرنا جس کے بانی اور روح رواں آپ تھے۔

اے مجاہد کبیر جہاد افغانستان پالیسی کے سلسلہ میں بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے تو جمیعت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے آپ نے جو انقلاب آفرین پالیس اختیار کی اس پر پوری ملت کو فخر ہے اس موضوع پر وزیراعظم جونیجو کی بلائی ہوئی گول میز کانفرنس میں آپ نے جس طرح حق کی ترجمانی کی اس سے دینی حلقوں کے وقار میں اضافہ ہوا اور قوم نے بجا طور پر اس کانفرنس کا آپ کو ہیرو قرار دیا۔

اے حق کے سپاہی ۔ بے نظیر کے پہلے دور حکومت میں نسوانی حکومت کے قیام و استحکام میں ہمارے مہربانوں کے کاندھے آگے بڑھ رہے تھے اور پوری قوم پریاس و قنوط اور مایوسی کا عالم طاری تھا یہ آپ ہی کی ذات گرامی تھی جس نے سیاسی مفادات اور جز وقتی نفع پسندی سے ہٹ کر خالص دینی نقطہ نظر سے سوچا اور اپنے فریضہ منصبی کا حق ادا کرتے ہوئے 27 فروری 1989ء کو متحدہ علماء کونسل تشکیل دی اور پوری قافلہ عزیمت کی خود رہبری اور قیادت کرتے ہوئے جانب منزل رواں دواں ہوئے۔

اے رہبر ما ہم سب جانتے ہیں کہ بے نظیر کی فسطائی حکومت سے ملک کو نجات دلانے میں آپ نے

کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اسلامی جمہوری اتحاد کی غرض بھی تو یہی تھی جس کی تشکیل میں آپ کا بنیادی کردار تھا اور جس کے روح رواں آپ ہی تھے ایک عظیم مقصد کے حصول اور ظلم و تشدد کی سیاہ رات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ نے متوقع بلکہ موعودہ صدارت اور ایک عہدہ و منصب چھوڑ کر نواز شریف کو اس لئے نوازا کہ نسوانی حکومت کی فسطائیت کے خلاف ان کا حوصلہ بڑھے اور وہ زیادہ دل لگی سے کام کر سکیں مشن کی تکمیل اور اسلامی اہداف کے حصول میں اس نوعیت کی مثالیں کم بلکہ کالعدم ہیں

اے پاسدار شریعت ۔ ہمیں وہ دن بھی یاد ہے جب 7 اپریل 1988ء کو صدر ضیاء الحق مرحوم کا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب تھا۔ آپنے علماء کرام کا ایک احتجاجی قافلہ مرتب کیا ہر طرف سے بندش اور رکاوٹ کے باوجود حکمت و تدبر سے پارلیمنٹ ہاؤس پہنچے اور وقت کے بااختیار اور مطلق العنان حکمران کے ایوان میں ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اعلان کیا کہ مجھے یا تو قتل کر دو یا پاؤں سے زمین پر روند ڈالو ہم شریعت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

گزشتہ دنوں شریعت ایکٹ 1991ء کے تحت پنجاب ہائی کورٹ نے پنجاب میں شراب خانوں کے لائسنس منسوخ کر دئے پوری قوم نے جہاں عدالت کے اس جرات مندانہ فیصلہ کو سراہا اور جسٹس ملک محمد قیوم کی غیرت ایمانی کی تحسین کی وہاں ملک بھر کے علماء مشائخ اور عامتہ المسلمین نے قائد جمیعت حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو بھی بھرپور خراج تحسین پیش کی کہ شریعت ایکٹ 1991ء کے اصل محرک و بانی وہی تھے ان کی بھرپور مساعی اور ان کے رفقاء کے تعاون اور دینی جماعتوں کی حمایت اور شریعت ایکٹ 1991ء کو ادھورا نا تمام ، اور ناقص سہی ، پارلیمنٹ سے منظور ہوا اور شراب خانوں پر پابندی اس کا نقد ثمرہ ہے اگر تمام عدالتیں اسی طرح جرات ایمانی سے کام لیتے ہوئے شریعت ایکٹ 1991ء کے تحت پورے ملک کے قوانین کا جائزہ لیں تو شریعت کی راہ میں کوئی طاقت رکاوٹ نہ بن سکے گی۔

اے زعیم ملت ظلم و جبر استبداد کے اس دور میں جب حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی نورا کشتی نے پوری قوم کو چکی کے دوپاٹوں میں پیس کر کے رکھ دیا ہے فرقہ واریت اور گروہی سیاست کے عفریت نے پوری قوم کو ہلاکت کے دھانے تک پہنچا دیا ہے آپ ہی کی ذات گرامی اور جرات مندانہ قیادت نے اسلامیان پاکستان کو ملی یکجہتی کونسل کے نام سے تمام دینی قوتوں کے اتحاد کا ایک مضبوط مستحکم اور وسیع ترین پلیٹ فارم مہیا کیا جس کے نافع اور عظیم تر نتائج قوم کے سامنے ہیں۔

اے قائد ما موجودہ سیاسی تناظر میں بعض سیاست کار بیوپاری بن چکے ہیں اور اپنے کاروبار کے چمکانے میں دینی اقدار اور اپنے اسلامی تشخص کی پرواہ کئے بغیر دنیا کے رذیل ترین مقاصد کے حصول کے لئے نسوانی حکومت کے تحفظ ہر ممکنہ خدمت و تعاون اور اس کے استحکام کی قسم کھائے بیٹھے ہیں۔ جب کہ دوسری طرف کے بعض سیاست دان فنکار بن چکے ہیں۔ انہیں دینی مشن ' اسلامی اہداف ' مقصد حیات لائحہ عمل اور اسلامی انقلاب کی متقاضی جدوجہد سے سروکار نہیں انہیں صرف اپنے شو اور ڈرامہ سٹیج کرنے کی دھن ہے وہ بازار حسن میں آگے بڑھ کر اپنے فن کی داد لینا چاہتے ہیں اپنے اپنے اہداف میں ان دونوں انتہا پسند قوتوں نے دینی لحاظ سے قوم کو مایوس کر دیا تھا مگر

اے پاسدار قوم و ملت آپ کے پروقار شائستہ دھیمی مگر مستحکم غیر جانبدار مگر پائیدار اور خالص اسلامی انقلابی اور جذباتی کی بجائے عقل و شعور پر مبنی ٹھوس سیاسی پالیسی نے ارباب فکر و دانش کو آپ کا گرویدہ بنایا۔ آپ کے حوصلہ اور قوت فیصلہ سے قوم مطمئن پوری ملت متحد اور جمیعت کے کارکن سرشار ہیں۔ ہم آج پھر تجدید عہد کرتے ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ نفاذ شریعت کی جدوجہد کے میدان میں کسی بھی موڑ پر آپ اپنے کو تنہا نہیں پائیں گے۔

علماء حق کا یہ قافلہ حریت اور جمیعت کے لاکھوں کارکن قدم قدم پر آپ کے ساتھ رہیں گے اور آپ کے اشارہ آبرو کو اپنے لئے حکم سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھیں گے۔

والسلام قاری امین الحسنات

پرنسپل جامعہ عثمانیہ

محلہ ورکشاپی راولپنڈی

(بقیہ ص۵۴)

پر زور انداز میں رد بھی کیا ہے ۔

یہ قصیدہ زمخشری نے اس وقت لکھا تھا جب عربی تہذیب وثقافت کے انحطاط کا زمانہ تھا اور خلافت عباسیہ دم توڑ رہی تھی۔ اس سے ان کی فکری پختگی اور عقیدے کی سلامتی، امت عرب اور عربی تہذیب وثقافت سے شدید محبت کا اظہار ہوتا ہے ۔ یہ محبت ایسی تھی جس کو مختلف دینی اور سیاسی فتنے جو اس وقت عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوتے تھے ان کو اپنی جگہ سے ذرا بھی متزلزل نہ کر سکے ۔ ان کے عرب اور عربیت کے بہترین دفاع کے صلہ میں اللہ تعالیٰ زمخشری پر اپنی بے پناہ رحمت نازل فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے ۔